خلافت پاکستان کی طاقتور مسلح افواج کو کشمیر کی آزادی کے لیے متحرک کرے گی

روزنامہ ڈان نے 18 نومبر 2026 کو رپورٹ کیا کہ برطانوی فضائی جریدے فلائٹ انٹرنیشنل کی شائع کردہ تخمینوں کے مطابق، بھارتی فضائیہ کے زیرِ استعمال فرانسیسی ساختہ رافیل لڑاکا طیاروں کی تعداد 32 رہ گئی ہے، جبکہ مئی 2025 میں پاکستان کے ساتھ تنازع سے قبل یہ تعداد 36 تھی۔

https://www.dawn.com/news/2045399/indian-air-forces-rafale-fleet-down-to-32-aviation-publication-says-backing-pakistans-claim-of-downing-four-jets

6اور 7 مئی 2025 کی درمیانی شب، ہندو ریاست نے آزاد کشمیر اور پاکستان کے کئی شہروں میں مساجد اور شہری آبادیوں کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں درجنوں مسلمان شہید ہوئے۔ جواباً، پاک فضائیہ نے چار رافیل، ایک ایس یو-30، ایک مگ-29، ایک میراج 2000 اور ایک کثیرالمقاصد بغیر پائلٹ فضائی نظام کو تباہ کیا، جبکہ بھارت کی متعدد فوجی تنصیبات کو بھی نشانہ بنایا۔

یہ بات واضح ہے کہ ہندو ریاست کو پاکستان کی مسلح افواج کے شیروں کے ایمان، غیرت، بہادری اور صلاحیت کے مقابلے میں کوئی ٹھوس برتری حاصل نہیں۔ آج ہندو ظالم مودی کو پاکستان کے حکمرانوں کی اس صلاحیت پر بھروسا ہے کہ وہ پاکستان کی فوج کے شیروں کو زنجیروں میں جکڑ کر رکھیں گے، بالکل اسی طرح جیسے عرب حکمرانوں نے یہودیوں کے خلاف مسلمانوں کی افواج کو جکڑ رکھا ہے۔

تاہم، پاک فوج میں ایسے افسران کی بڑی تعداد موجود ہے جن کے دل جذبۂ شہادت سے سرشار ہیں۔ وہ میدانِ جنگ میں دشمن سے لڑنے کے لیے بے تاب ہیں۔ وہ ہندو مشرکین کی بالادستی کبھی قبول نہیں کریں گے۔ پاک فوج کے یہ شیر ان دو میں سے ایک بہترین انجام، یعنی فتح یا شہادت، کے اعزاز سے سرفراز ہونے کے مشتاق ہیں۔

اے پاکستان کی مسلح افواج!

مئی 2025 میں دشمن کے حملے کو پسپا کرکے جو عزت اور کامیابی تم نے حاصل کی، وہ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں جہاد کے حکم کی تعمیل کے باعث تھی۔ کشمیر کی مکمل آزادی (تحریر) کے لیے جنگ کے شعلے بھڑکا دو۔ بزدل اور ذلیل دشمن کی کمر توڑ دو! لائن آف کنٹرول عبور کرکے سری نگر کی طرف پیش قدمی کرو۔ اس عالمی نظام کو اپنے قدموں تلے روند ڈالو، پورے کشمیر کو آزاد کراؤ، اپنے دریاؤں پر دوبارہ کنٹرول حاصل کرو اور مودی کی حکومت کی کمر توڑ دو۔ برصغیر کے حقیقی وارث بنو اور اس خطے کو ایک بار پھر اسلام کے نظامِ حکمرانی کے نور سے منور کرو۔ ان تمام مقاصد کے حصول کا پہلا قدم خلافتِ راشدہ کے قیام کے لیے نصرتِ (فوجی مدد) فراہم کرنا ہے۔

حزب التحریر تمہیں پکار رہی ہے، پس اس کی پکار کا جواب دو!

بنگلہ دیش کے شدید قرضوں کے بحران کا حل سود کا خاتمہ اور بدعنوان حکمرانوں اور عہدیداروں کی جانب سے لوٹی گئی دولت کی ضبطی ہے

17نومبر 2026 کو پرتھم آلو (Prothom Alo) نے رپورٹ کیا: ''بنگلہ دیش کو بیرونی قرضوں کی قسطوں کی ادائیگی کے لیے بڑھتے ہوئے دباؤ کا سامنا ہے۔۔۔ وزیراعظم کے مشیر برائے خزانہ و منصوبہ بندی راشد المہود تیتومیر نے کاکس بازار میں دو روزہ بین الاقوامی قرض کانفرنس بنگلہ دیش 2026 کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کلیدی تقریر میں یہ بات کہی۔''

https://en.prothomalo.com/business/local/8lbwnub4yt

بنگلہ دیش رواں مالی سال 2026-27 میں قرضوں کی اصل رقم اور سود کی ادائیگی پر 4.49 ارب امریکی ڈالر خرچ کرے گا۔ آنے والے برسوں میں یہ اخراجات مزید بڑھ جائیں گے، قطع نظر اس کے کہ بنگلہ دیش پر کون حکمرانی کرتا ہے۔ 2030 تک بیرونی قرضوں کی اصل رقم اور سود کی ادائیگی کے اخراجات 7.6 ارب ڈالر تک پہنچ جائیں گے، جو بنگلہ دیش کی معیشت پر ایک بہت بڑا بوجھ ہے۔

سود ایک ایسا ظلم ہے جو انسان کو قرضوں کے چنگل سے نکلنے نہیں دیتا، اور جہاں کہیں بھی اسے نافذ کیا جاتا ہے، یہی صورتِ حال پیدا ہوتی ہے۔ خود امریکہ کا ناقابلِ تصور حد تک بڑھتا ہوا قومی قرض اس کی نمایاں مثال ہے۔ عالمی معاشی سست روی کے دوران قرض لینے کی لاگت بڑھ رہی ہے، سود کی ادائیگیوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور وہ مالی گنجائش سکڑتی جا رہی ہے جسے بنگلہ دیش اگلا بحران پھوٹنے کی صورت میں استعمال کر سکتا ہے۔

جوں جوں بنگلہ دیش کی معیشت دباؤ کا شکار ہو رہی ہے، اس کے حکمران اب موجودہ قرضوں کی ادائیگی کے لیے نئے بیرونی قرضے لینے اور اندرونِ ملک ایسے سرکاری بانڈز جاری کرنے کے لیے بے چین نظر آتے ہیں جن پر ملکی اور غیر ملکی دولت مند سرمایہ داروں کو سود ادا کیا جاتا ہے۔ تاہم، سرمایہ دارانہ پالیسی کا یہ طریقہ کوئی بنیادی حل نہیں ہے جو ناگزیر بحرانوں اور تباہی کو روک سکے۔

شرعی حل سود کا خاتمہ اور سابقہ حکومت کے ساتھ ساتھ موجودہ حکومت کے بعض افراد کی جانب سے لوٹی گئی دولت کی ضبطی ہے۔ اس شرعی حل کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹ بدعنوانی اور قرضوں سے فائدہ اٹھانے والے وہ عناصر ہیں جو دو جماعتی سیاسی چہرے کے باوجود مسلسل ریاست کے گہرے ڈھانچے (Deep State) کی اعلیٰ سطحوں پر موجود ہیں۔

اے بنگلہ دیش کے مسلمانو! اپنے نامکمل انقلاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچاؤ۔ اپنی مسلح افواج سے مطالبہ کرو کہ قیادت میں موجود بدعنوان عناصر کو ہٹانے کے بعد خلافتِ راشدہ کے قیام کے لیے نصرۃ (عسکری حمایت) فراہم کریں۔ شریعت کے مطابق قائم ہونے والی حکمرانی تمام شرعی فرائض نافذ کرتی ہے اور تمام شرعی ممانعتوں سے اجتناب کرتی ہے، جس کے نتیجے میں دنیا میں خوشحالی اور آخرت میں اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے۔

پاکستان کے حکمران یہودی وجود کے ساتھ تعلقات معمول پر لانے کی جانب پیش قدمی کر رہے ہیں

16نومبر 2026ء کو اقوام متحدہ میں یہودی وجود کے سفیر نے اعلان کیا کہ: "آج کانفرنس برائے تخفیفِ اسلحہ کے صدر، سفیر طاہر حسین اندرابی کے سامنے اپنی اسناد پیش کرنا میرے لیے باعثِ اعزاز تھا۔"

https://x.com/JonathanPeled/status/2122382749478858808?s=20

یہ پاکستان کے حکمرانوں کی ذمہ داری تھی کہ وہ یہودی وجود کے عہدیدار سے سفارتی رابطے کے بعد طاہر حسین کو فوری طور پر ان کے عہدے سے برطرف کرتے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا، کیونکہ وہ عوامی ردِعمل کا جائزہ لے رہے ہیں تاکہ یہودی وجود کے ساتھ تعلقات معمول پر لانے کے لیے راہ ہموار کر سکیں۔

اے پاکستان کے مسلمانو!

یہودی وجود کو تسلیم کرنے کی جانب پاکستان کے حکمرانوں کی غدارانہ پیش قدمی کے خلاف اپنی آواز بلند کرو۔ یہودی وجود غزہ میں نسل کشی کر رہا ہے۔ اس نے یکے بعد دیگرے مسلم ممالک پر حملے کیے ہیں۔ اس نے فلسطین میں مسلمانوں کی خراجی زمینوں پر قبضہ کر رکھا ہے اور بارہا مسجدِ اقصیٰ کی حرمت کو پامال کیا ہے۔

یہودی وجود مکمل طور پر اسلامی سرزمین پر قائم کی گئی ہے۔ اس کی حدود میں ایسی کوئی زمین شامل نہیں جسے مسلمانوں نے ابھی تک فتح نہ کیا ہو۔ لہٰذا، یہودی وجود کے ساتھ کسی بھی قسم کے تعلقات یا معاہدہ، خواہ وہ ایک بالشت زمین کے معاملے میں ہی کیوں نہ ہو، شریعت میں حرام ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک غاصب اور جارح ریاست ہے، جس کا پورا وجود مسلمانوں کی زمینوں پر قائم ہے۔ ایسی ریاست کے ساتھ معاہدہ کرنا اسلامی سرزمین اس کے حوالے کرنے، اسے اس زمین پر قبضہ جمانے اور وہاں مسلمانوں پر اپنا تسلط قائم کرنے کا موقع دینے کے مترادف ہے۔

اسلام تمام مسلمانوں پر اس ریاست کے خلاف جنگ کرنا فرض قرار دیتا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے لشکروں کو اس کے خلاف جنگ کے لیے متحرک کیا جائے اور اہل افراد کو فوجوں میں بطور سپاہی شامل کیا جائے۔ یہ جدوجہد اس وقت تک جاری رہنی چاہیے جب تک یہودی وجود کا خاتمہ نہ ہو جائے اور مسلمانوں کی سرزمینیں اس کے قبضے سے آزاد نہ کرا لی جائیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: **﴿وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا﴾ ""اور اللہ تعالیٰ نے ہر گز کافروں کو مؤمنوں پر کوئی راستہ (اختیار یا غلبہ)نہیں دیا"** [سورۃ النساء: 141]۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: **﴿فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ﴾ "جو تمہارے خلاف جارحیت کا ارتکاب کرے تو تم بھی اس پر حملہ کرو جیسا کہ انہوں نے تم پر حملہ کیا"** [سورۃ البقرۃ: 194]۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: **﴿وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ﴾ "کرو اور انہیں وہاں سے نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے"** [سورۃ البقرۃ: 191]۔

#ArmiesToAqsa

اسلام قوم پرستی اور مسلم شناخت کی بنیاد پر قائم اتحادوں کو مسترد کرتا ہے، بلکہ ایک ریاست میں وحدت کا تقاضا کرتا ہے

16نومبر 2026ء کو ایران کی وزارتِ خارجہ نے اقتصادی تعاون تنظیم (ECO) کے وزرائے کونسل کے 30ویں اجلاس میں اپنے وزیرِ خارجہ کا بیان جاری کیا، جس میں انہوں نے کہا: ''ہمارے خطے کو نہ صرف ایک آزاد سکیورٹی ڈھانچے کی ضرورت ہے بلکہ توانائی کے شعبے میں ایک قابلِ اعتماد اور پائیدار علاقائی نظام کی بھی ضرورت ہے۔"

https://en.mfa.ir/portal/newsview/797775/30th-Meeting-of-the-Council-of-Ministers-of-the-Economic-Cooperation-Organization-ECO

اقتصادی تعاون تنظیم (ECO) کے رکن ممالک میں افغانستان، آذربائیجان، ایران، قازقستان، کرغزستان، پاکستان، تاجکستان، ترکیہ، ترکمانستان اور ازبکستان شامل ہیں۔ ان ممالک کی مسلح افواج کی مجموعی تعداد 2,134,400 ہے، جو دنیا کی بڑی طاقتوں میں سے کسی بھی ایک ملک کی مسلح افواج کی تعداد سے زیادہ ہے۔ ان ممالک کی سرزمین معدنیات اور توانائی کے وسائل سے مالا مال ہے، نیز توانائی کی ترسیل کے اہم راستوں پر ان کا محلِ وقوع انہیں غیر معمولی اسٹریٹجک اہمیت دیتا ہے۔ ان سرزمینوں کے مسلمان ایک مشترکہ دین رکھتے ہیں اور ترکیہ، فارس، ہند اور مغربی ترکستان پر اسلامی حکمرانی کے ایک شاندار دور کی مشترکہ تاریخ کے وارث ہیں۔

تاہم، مارچ 1924ء، رجب 1342ھ میں خلافت کے خاتمے کے بعد سے مسلمانوں کی ریاستوں پر استعماری طاقتوں کی مسلط کردہ تفرقہ انگیز پالیسی غالب ہے، جس نے مسلمانوں کو مفلوج کر رکھا ہے۔استعماری طاقتوں نے مسلمانوں کی دور اندیشانہ سوچ کو دو ہی اختیارات تک محدود کر دیا ہے: قوم پرستی کی بنیاد پر اتحاد یا مسلم شناخت کی بنیاد پر اتحاد۔ اس طرح مسلمانوں کو ان سرزمینوں کے بارے میں شرعی حکم سے دور رکھا جاتا ہے، حالانکہ شریعت کا

تقاضا یہ ہے کہ تمام مسلم سرزمینوں کو ایک ہی ریاست میں متحد کیا جائے، جس کا ایک خلیفہ، ایک مسلح افواج اور ایک معیشت ہو۔

اے مسلمانو اور علمائے کرام! مسلم سرزمینوں کو ایک واحد خلافت کی صورت میں متحد کرنے کے لیے جدوجہد کرو۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿ **وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا** ﴾ **''اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو''** [سورۃ آل عمران: 103]۔ امام ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے: أَمَرَهُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَنَهَاهُمْ عَنِ التَّفْرِقَةِ ''اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو متحد رہنے کا حکم دیا ہے اور انہیں تفرقے میں پڑنے سے منع فرمایا ہے۔'' یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ایک ہی وحدت اور ایک ہی سیاسی وجود کے اندر متحد رہیں۔

دنیا کے ''سب سے زیادہ بااثر'' مسلمان حکمران غداریوں کے مرتکب ہو رہے ہیں، جبکہ ان کا اثر و رسوخ ہماری افواج کی حمایت پر منحصر ہے

روزنامہ ڈان نے 15 نومبر 2026ء کو رپورٹ کیا کہ ''وزیر اعظم شہباز شریف اور چیف آف ڈیفنس فورسز اور چیف آف آرمی اسٹاف فیلڈ مارشل عاصم منیر، دنیا کے 500 بااثر ترین مسلمانوں کی تازہ ترین فہرست میں سعودی بادشاہ اور ولی عہد اور ترک صدر کے ساتھ مشترکہ طور پر سرفہرست ہیں۔ یہ درجہ بندی رائل اسلامک اسٹریٹجک اسٹڈیز سینٹر (RISSC) نے مرتب کی ہے، جو اردن کے دارالحکومت عمان میں قائم ایک تحقیقی ادارہ ہے۔''

https://www.dawn.com/news/2044692/pm-shehbaz-cdf-munir-share-top-spot-in-list-of-worlds-500-most-influential-muslims

پاکستان کے دونوں حکمران، سعودی عرب کے شاہ سلمان اور محمد بن سلمان(MBS) ، اور ترکیہ کے رجب طیب اردوان کے ساتھ مشترکہ طور پر اس فہرست میں سرفہرست ہیں۔ تاہم، ان پانچوں مسلمان حکمرانوں کا اثر و رسوخ دین کے نفاذ، مسلمانوں کے اتحاد اور کفار پر فتح حاصل کرنے کے لیے استعمال نہیں ہو رہا۔ اس کے برعکس، یہ کفر کے قوانین کے نفاذ، مسلمانوں کو تقسیم کرنے اور کفار کے مفادات کے تابع رہنے کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ ان کی 2026ء میں سامنے آنے والی تازہ ترین اہم غداری، ایران کے مسلمانوں کو تنہا کرنے کے لیے ایک اتحاد تشکیل دینا ہے، ایسے وقت میں جب وہ امریکہ اور اس کی سرپرستی میں قائم یہودی وجود کے ساتھ جنگ میں مصروف ہیں۔

اے مسلمانو!

ہم مسلمان حکمرانوں کی غداریوں کے سامنے بے بس نہیں ہیں۔ مغرب کے ایجنٹوں اور پیروکاروں کا اثر و رسوخ ہماری افواج کی حمایت پر منحصر ہے۔ حکمرانوں کو اقتدار سے ہٹانے کا راستہ نصرت (عسکری حمایت) ہے، تاکہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی (اتباع) کرتے ہوئے اسی طریقے پر عمل کیا جائے جو آپ ﷺ نے اسلامی ریاست کے قیام اور اسلام کے شرعی احکام کے نفاذ کے لیے اختیار فرمایا۔

مدینہ کے لوگوں کی جانب سے رسول اللہ ﷺ کو نصرت فراہم کرنا، آپ ﷺ کا ان کے ساتھ دوسری بیعتِ عقبہ کا معاہدہ کرنا، اور مدینہ تشریف لانے کے بعد آپ ﷺ کا ریاست قائم کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ ﷺ کی جانب سے تحفظ اور نصرت طلب کرنے کا مقصد ایک ایسی اسلامی ریاست قائم کرنا تھا جس میں اسلام کے شرعی احکام نافذ کیے جائیں۔

لہٰذا، ہمیں حزب التحریر کے ساتھ مل کر خلافتِ راشدہ کے قیام کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے اور اپنی افواج سے مطالبہ کرنا چاہیے کہ وہ ہمارے علاقوں میں شریعت کے مطابق حکمرانی کے قیام کے لیے اسے نصرت فراہم کریں۔

اسلامی ریاست کی سرکاری زبان عربی ہوگی، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ثابت ہے

14نومبر 2026ء کو روزنامہ ڈان نے خبر دی کہ: ''بلوچستان اسمبلی نے جمعہ کے روز متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی، جس میں صوبے بھر کے تمام سرکاری پرائمری اسکولوں میں بنیادی عربی کو لازمی مضمون کے طور پر متعارف کرانے کی سفارش کی گئی ہے۔''

https://www.dawn.com/news/2044382/balochistan-pa-seeks-compulsory-arabic-in-primary-schools

بلاشبہ عربی زبان ہی اسلام کی واحد زبان ہے، کیونکہ قرآن صرف عربی زبان میں ہے اور قرآن رسول اللہ ﷺ کا معجزہ (المعجزہ) ہے۔ نماز میں سورۃ الفاتحہ کو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں پڑھنا حرام ہے۔ سنت بھی عربی زبان میں ہے۔ شرعی احکام کے استنباط (شرعی دلائل سے احکام اخذ کرنے) کے لیے عربی زبان کا علم شرط ہے۔ عربی زبان اسلام کے وسیع ثقافتی خزانے تک رسائی کی کنجی ہے، اور اسلام کے بارے میں ایسی گہری عمومی آگاہی پیدا کرنے کے لیے بھی ناگزیر ہے جو شرعی دلائل پر مبنی ہو۔

عربی زبان ہی ریاست کی واحد سرکاری زبان ہونی چاہیے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے روم کے قیصر، فارس کے کسریٰ اور مصر کے مقوقس کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے خطوط ارسال کیے تو وہ خطوط عربی زبان میں تحریر کیے گئے، حالانکہ ان کا اپنی اپنی زبانوں میں ترجمہ بھی کیا جا سکتا تھا۔

عربی زبان کو ریاست کی واحد سرکاری زبان قرار دینے کا یہ مطلب نہیں کہ ریاست عربی کے علاوہ کوئی دوسری زبان استعمال نہیں کر سکتی۔ ریاست کے لیے سرکاری خط و کتابت میں عربی کے علاوہ دوسری زبان استعمال کرنا جائز ہے، خواہ اس کی وجہ تحریف کا خدشہ ہو، اہم معلومات حاصل کرنا ہو، بیرونِ ملک اسلام کی دعوت پہنچانا ہو یا اس نوعیت کی کوئی اور ضرورت ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبرانی اور سریانی زبانیں بھی استعمال فرمائیں۔

اسلام کی زبان سے متعلق اس بنیادی تبدیلی کا نفاذ سیکولرازم کے تحت ممکن نہیں، کیونکہ سیکولرازم دین کو زندگی سے جدا کر دیتا ہے۔ مزید برآں، اسلام کے خلاف اپنی جنگ کے ایک حصے کے طور پر مغرب نے اپنے ایجنٹوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ عرب اور مسلم سرزمینوں میں عربی زبان کے استعمال کو کمزور کریں۔ لہٰذا اسلام اور اس کی زبان عربی سے محبت کرنے والے تمام مسلمانوں کو اسلام کے نظامِ حکمرانی، خلافتِ راشدہ کے قیام کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے۔

ربا کی ادائیگیوں پر ہونے والے اخراجات ایک کبیرہ گناہ اور ٹیکسوں کی آمدنی پر ایک بہت بڑا بوجھ ہیں

13نومبر 2026 کو وزارتِ خارجہ پاکستان نے بیان دیا کہ ''نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے وزارتِ خارجہ میں کفایت شعاری کے اقدامات اور اضافی بچت کے اقدامات کی نگرانی اور ان پر عمل درآمد کے لیے قائم کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی۔''

https://x.com/ForeignOfficePk/status/2121130049504195007

جس طرح پاکستان کی معیشت سرمایہ دارانہ نظام کے تحت تباہی کا شکار ہے اور عوام پر ٹیکسوں کا بوجھ بڑھتا جا رہا ہے، پاکستان کے حکمران ٹیکسوں کی آمدنی پر بوجھ کم کرنے کے لیے اپنے اقدامات کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ تاہم، ان اقدامات سے معیشت کو تباہی سے نہیں بچایا جا سکتا، کیونکہ وہ اللہ ﷻ کے احکامات پر عمل اور اس کی ممنوعات سے اجتناب نہیں کرتے۔

ٹیکسوں کی آمدنی کا بیشتر حصہ قرضوں کی ادائیگی پر خرچ ہوتا ہے، حالانکہ ربا حرام ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اپنی گزشتہ سالانہ رپورٹ میں بتایا: ''مالی سال 2025 کے دوران قرضوں کی ادائیگی پر ٹیکسوں کی آمدنی کا تقریباً 70 فیصد اور جاری اخراجات کا 41 فیصد خرچ ہوا، جبکہ 2016 میں یہ شرحیں بالترتیب 34 فیصد اور 27 فیصد تھیں۔'' استعماری مالیاتی اداروں سے لیے گئے بیرونی قرضوں اور ان سرمایہ داروں سے لیے گئے اندرونی قرضوں پر، جو قرضوں کے ذریعے منافع کماتے ہیں، بھاری مقدار میں سود ادا کیا جا رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اپنی تازہ ترین ششماہی رپورٹ میں بتایا کہ مالی سال 2026 کی پہلی ششماہی (H1-FY26) کے دوران اندرونی قرضوں پر سود کی ادائیگیوں کی مالیت ''3.1 ٹریلین روپے'' رہی۔

اے پاکستان کے مسلمانو!

اللہ ﷻ نے فرمایا: **﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ ''یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ تجارت بھی تو ربا ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال اور ربا کو حرام قرار دیا ہے''** [سورۃ البقرۃ: 275]۔ موجودہ نظام کبھی بھی ربا کو ختم نہیں کرے گا، کیونکہ یہ ایک سرمایہ دارانہ نظام ہے۔ ربا اور سرمایہ دارانہ نظام، دونوں کے خاتمے کا مطالبہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ربا سے متعلق شرعی حکم کے نفاذ اور ایسے نظامِ حکمرانی کے قیام کے لیے جدوجہد کرنا بھی لازم ہے جو تمام شرعی احکامات نافذ کرے، یعنی خلافتِ راشدہ۔ خلافت ربا کا خاتمہ کرے گی اور حکمرانوں اور سرکاری عہدیداروں کے ناجائز طور پر حاصل کردہ اثاثے ضبط کرے گی تاکہ قرضوں کی باقی ماندہ اصل رقم ادا کی جا سکے۔ خلافت تمام شرعی ذمہ داریوں پر خرچ کرے گی، جن میں غریبوں کے لیے مالی امداد اور بلاسود قرضے بھی شامل ہیں، تاکہ وہ دولت میں سے اپنا حصہ حاصل کر سکیں۔